

دنیا پر امریکی تسلط کا خواب اور عروج و زوال کا ابدی قانون

امریکی مظالم اور دہشت گردی سے نہ صرف عالم اسلام بلکہ ان دنوں کترہ ارض کا چپہ سوزاں و پریشان ہے امریکہ نے تمام اخلاقی اور انسانی حدود کو پامال کر کے بزم خود کبریائی کا اعلان کر دیا ہے اور دنیا بھر کی اقوام و مل کو طاقت و جبر کے ڈنڈے سے ہانک رہا ہے اور اس نے بھی انا ربکم الاعلیٰ کا جھوٹا دعویٰ کر دیا ہے۔ اسی لئے کسی کے نیست و نابود ہونے کے فرمان جاری ہو رہے ہیں تو کسی کو پتھر کے زمانے میں پھینکنے کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں تو کسی سے زندہ اور آزاد رہنے کا حق چھینا جا رہا ہے اور کسی پر اقتصادی پابندیاں لاگو کر رہا ہے تو کسی پر فوجی۔ آج موجودہ بدقسمت عہد میں صرف ایک امریکی قوم کے مفادات و سیاست اور خواہشات کے لئے اقوام عالم کے نظامہائے مختلف مذاہب اور ملکی دساتیر و قوانین اور اصولوں کو پامال کیا جا رہا ہے۔ ظہور الفساد فی البر والبحر (الایۃ) عالمی استعماری قوت امریکہ آج افراد، اقوام، اداروں اور ملکوں کا وقار و ناموس اور انسانی و اخلاقی اقدار کو نیلام کر رہا ہے اور ساری دنیا اس کے نیچے استبداد میں مقید ہے۔ طاقت کا اندھا قانون شرافت اور انسانیت کو کچلتا ہوا بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ شرق و غرب اور دنیا کے تمام اطراف و اکناف بے حس ہو چکے ہیں اور خصوصاً عالم اسلام تو مٹی کا ایک ڈھیر بن چکا ہے جسے امریکہ سمیت ہر کوئی آسانی کے ساتھ ٹھوکروں سے روند رہا ہے۔

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے

مسلمان نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

اگر ماضی میں عالم اسلام کے لئے کبھی فتنہ تار امتحان تھا، تو عصر حاضر میں امریکہ مسلمانان عالم کے وبال جان اور دوسرا فتنہ تار بن چکا ہے۔ آج اس کے قہر و غضب اور مشق ستم کا خصوصی نشانہ اسلام اور مسلمان ہیں۔ جسے یہ حرف غلط کی طرح مٹانا چاہتا ہے۔ یوں تو اس کی اسلام دشمنی کی تاریخ بہت پرانی ہے لیکن ابھی حال ہی میں سرزمین افغانستان پر جو قیامت ڈھائی گئی ہے اس کی شدت اور درندگی کے نشانات بھی تا قیامت باقی رہیں گے۔ افغانستان کے ہڑپ کئے جانے کے بعد پاکستان بھی بغیر کسی مزاحمت و انکار کے اس کی استعماری کالونی بن چکا ہے۔ ایران و عراق، صومالیہ اور فلپائن کی مسلمانوں کو بھی شکار کرنے کے لئے تانہ بانہ بن چکا ہے اور اب صرف انہیں خاکستر کرنے کے لئے خس و خاشاک کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

چڑھایا جارہا ہے۔

گزشتہ صدی میں عالم اسلام نے برطانیہ اور فرانس کے استعمار سے بڑی جدوجہد کے بعد آزادی حاصل کر لی تھی تو اب نئی صدی میں یہ دوبارہ عالمی استعمار امریکہ کی زد میں آ چکا ہے اور ہر کوئی یہ جان رہا ہے کہ کل اس کی باری ہے لیکن کیا مجال کسی سمت سے کوئی صدائے حق، کوئی قلندرانہ احتجاج اور کسی جرأت رندانہ مظاہرہ کیا جا رہا ہو۔ جمود و خوف اور شکست و بزدلی کا ایک بھیانک سناٹا ہے جو عالم اسلام پر چھایا جا رہا ہے اور ظلم و عدوان کا ایک ایسا سبہ طوفاں برپا ہے جس نے سب کی آنکھوں کو اندھا بنا دیا ہے۔ الغرض بچپن اسلامی ممالک بھیسڑوں کا ایسا ریوڑ بن چکا ہے جسے امریکی ظالم درندہ ایک ایک کر کے ہضمیوڑ رہا ہے لیکن اس کی خونی پیاس بڑھتی ہی چلی جا رہی ہے اور اس کے ناخنوں اور جبرڑوں میں تیزی پیدا ہوتی جا رہی ہے۔ اگر یہی بزدلانہ اور خود غرضانہ روش جاری رہی تو شاید خاکِ بدہن شام ڈھلے تک پورے کالپورا ریوڑ ہڑپ کیا جا چکا ہوگا۔

دوسری جانب کیوبا کے جزییرے پر امریکی فوجی کیمپ میں آج انسانی حقوق کا ”علمبردار“ اور جمہوریت کا ”چیمپئن“ جو کچھ معصوم مسلمان قیدیوں کے ساتھ برت رہا ہے اس پر یقیناً عصر حاضر بھی شرمندہ ہوگا۔ آسمان بھی خجالت محسوس کر رہا ہوگا تاریخ بھی اپنا منہ چھپاتی پھر رہی ہوگی اور زمین بھی مارے شرم کے دھنستی چلی جا رہی ہوگی۔ لیکن امریکہ کو اس وحشیانہ اور ظلم پر کوئی شرم، کوئی ندامت اور کوئی افسوس نہیں۔

ع شرم تم کو مگر نہیں آتی

دوسری طرف پوری دنیا اس بربریت اور ظلم پر لرز رہی ہے، تنقید و احتجاج اور اختلاف سے آسمان پھٹا جا رہا ہے اور خود امریکی عوام اور ادارے دہائی دے رہے ہیں کہ یہ ظلم کا سلسلہ بند کیا جائے لیکن امریکہ مظالم کی دنیا میں نازیوں، چنگیزیوں، تاتاریوں اور دیگر ظالم اقوام کی صف میں اپنا نام اونچا کرنا چاہتا ہے اور اسے کسی سے کوئی خوف اور ڈر بھی محسوس نہیں ہو رہا۔

لیکن کیا امریکہ کو یہ قوت، طاقت، تکبر و غرور اور زبردستی بر کرنے کی صلاحیت ہمیشہ حاصل رہے گی؟ اور کیا وہ پوری دنیا پر ہمیشہ حکمرانی کر سکے گا؟ کیا زوال و شکست کا ابدی قانون معطل ہو گیا ہے؟ کیا تاریخ کا پہیہ جام ہو چکا ہے؟ اور کیا مکافاتِ عمل کا سلسلہ رک گیا ہے؟ کیا انتقام کا شرارہ بچھ چکا ہے؟ اور کیا دستِ قدرت کی طاقت العیاذ باللہ شل ہو گئی ہے؟ اور کیا عدل و انصاف کا ترازو ٹوٹ چکا ہے؟ ہرگز نہیں۔ ایسا ہرگز نہیں۔ بس ظلم کی رات بہت بیت چکی، زخموں سے خون بہت بہہ چکا، آنکھوں سے آنسو بہت گر چکے، دلوں سے دھواں بہت اٹھ چکا۔ اب اصل قدرت اور طاقت والی ذات کا انتقام شروع ہونے کو ہے۔ یہ تاریخ کا وطیرہ ہی نہیں ہے اور یہ قدرت کا قانون ہی نہیں کہ ہمیشہ طاقت اور عروج کسی ایک قوم کو حاصل ہو۔ تلک الایام ند اولھا بین الناس (الایۃ)

اسی قدیم سرس rasajlojaraid.com اور زوال بھی عا د و شہود کی بلند ہمتی

اور ہنرمندی بھی اور ان کے محلات اور کھنڈرات بھی، فراہمینہ کی طاقت و حکومت بھی دیکھی اور ان کی بے بسی بھی، تاتاریوں کی حیرت انگیز کامیابیاں بھی دیکھیں اور ان کا حشر بھی، آتش پرستوں (اہل فارس) کا طعنہ بھی دیکھا اور بکھر جانا بھی، رومیوں کا لازوال اقتدار بھی دیکھا اور ذلت اور رسوائی بھی، انگریزوں اور روسیوں کے پائے تخت کی وسعت بھی دیکھی اور ان کا سکڑنا بھی اور نازیوں کی حمیرا عقول فتح بھی دیکھی اور عبرت انگیز شکست بھی۔ جھوٹی خدائی اور ابدی طاقت و حشمت کے سارے دعویدار اپنی اپنی باری کر کے فنا کی بھینٹ چڑھ گئے۔ امریکی دیواستبداد کے یہ منحوس سائے اور اقتدار کا یہ بجھتا سورج بھی انشاء اللہ غروب ہو کر رہے گا۔ طاقت کی شدت اور نشے کی زیادتی جب حد سے بڑھ جاتی ہے تو اسی وقت کوئی نہ کوئی حادثہ ظہور پذیر ہوتا ہے۔ اب دیکھئے کہ اس کا انجام کتنا قریب اور خطرناک ہوگا۔ کیونکہ اب بطش ربیک لاشدید۔ المختصر حاکم حقیقی اور ابدی تو خدائے لم یزل ہی ہیں۔ قوموں کے عروج و زوال کی داستانوں سے لبریز کتاب اللہ ان مشکل حالات میں ہماری رہنمائی فرماتی ہے کہ:

ولقد نجینا بنی اسرائیل من العذاب المہین من فرعون انہ کان
عالیاً من المفسرین۔

فلسطینی مجاہدہ کا قابل فخر کارنامہ

یہ کلی بھی اس گلستانِ خزاں منظر میں تھی
ایسی چنگاری بھی یا رب اپنی خاکستر میں تھی

یوں تو عالم اسلام کی تاریخ سرفروشی، جاں سپاری، بہادری اور شجاعت کی رنگین داستانوں سے لبریز ہے لیکن گزشتہ ہفتے مقبوضہ بیت المقدس میں ایک فلسطینی ستائیس سالہ مجاہدہ ”دفا ایدریس“ نے اپنے جسم کے ساتھ انتہائی خطرناک اور وزنی بم باندھ کر سوسے زائد یہودیوں کو انتہائی زخمی اور دو کو ہلاک کر دیا۔ اور اس نے وفا شعار اور جرأت و ایثار کی ایسی داستان اپنے خون کی سرخی سے رقم کی کہ اس پر پورا عالم اسلام اور بالخصوص مسلم خواتین کے سرفر سے بلند ہو گئے ہیں اور ہم جو عالم اسلام کے ناگفتہ بہ حالات سے کچھ ناامید اور بد دل سے ہو گئے تھے اور امت مرحومہ کی خاکستر پر مرثیہ خوانی کر رہے تھے کہ اچانک ہی اسی خاکستر سے ایسی چنگاری شعلہ جوالا بن کر بھڑکی کہ ظالم و طاقتور دشمن اسرائیل کا غرور اور تکبر جلا کر رکھ کر ڈالا اور اس نے عالم کفر کو یہ پیغام دیا کہ ابھی عالم اسلام میں ایسی بہادریاں نہیں زندہ ہیں جو حضرت سمیہؓ، حضرت خولہؓ، بنت ازورہؓ، حضرت ہندہؓ، حضرت ام حکیمؓ، حضرت اسماءؓ، بنت ابی بکرؓ، فاطمہؓ، بنت عبد اللہؓ اور علیؓ خلد کے نقش قدم پر چلنے والی بہادریاں ہیں۔